بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۴۶

یوم بدھ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۱ تبلیغ ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۱ فروری ۱۹۷۹ء	نمبر ۴۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھرالکلام

قرآن کریم پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قیامت کے دِن تمہاری شفاعت کرے گا

اعجازِ کلام کے تمام کمالات قرآن کریم پر ختم ہو گئے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل ۹۹)

ترجمہ:۔ (اے مخاطب) جب بھی تو قرآن پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان (کے شر) سے (محفوظ رہنے کے لئے) اللہ (تعالیٰ) کی پناہ مانگ (لیا کر)۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ (مسلم)

ترجمہ:۔ قرآن کریم پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"کلامِ الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوتِ قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور کمالِ باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہو گا۔ اِس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اُس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقاماتِ کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجازِ کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶، ۳۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

---

۲۰ فروری بروز منگل ۸ بجے صبح مسجد مبارک میں یومِ مصلح موعود کی مبارک تقریب پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جس کے بعد محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اس پیشگوئی کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ باجود میں پورا ہونے کے مختلف پہلوؤں پر نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صدرِ محترم نے بھی خطاب فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اس پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم نشان ظاہر ہوا۔ جلسہ کے دوران حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں مختلف نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بالآخر بارہ بجے کے قریب اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محمد انعام یوسف صاحب لیبارٹری اسسٹنٹ فضلِ عمر ہسپتال ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا نکاح عزیزہ تسلیم کوثر سلمہا بنت مکرم ملک محمد مقبول صاحب جہلم سے چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ ۔ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۲۱ ؍ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفتِ نفس اور اُس کا عظیم الشان ثمر

قبل ازیں ان کالموں میں ہم قرآن مجید کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نفس اور اس کی گری ہوئی خواہشات کی پیروی کو انسانوں کی گمراہی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ سرکشی اختیار کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے ہیں برخلاف اس کے جو لوگ مخالفتِ نفس کو اپنا شعار بناتے اور احکام خداوندی کو بجا لا کر نفس کو پاک کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں وہ فلاح پا جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پیروی نفس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی ہلاکت اور مخالفتِ نفس کے نتیجہ میں میسر آنے والی فلاح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝"

(الشمس آیات ۸ تا ۱۱)

ترجمہ:- اور انسانی نفس کو بھی اور اس کے بے عیب بنائے جانے کو بھی (میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) کہ اس (یعنی اللہ) نے (نفس) پر اس کی بدکاری (کی راہوں کو بھی) اور اس کے تقویٰ (کے راستوں) کو بھی اچھی طرح کھول دیا ہے۔ پس جس نے اس (یعنی نفس) کو پاک کیا وہ تو (سمجھو کہ) اپنے مقصود کو پا گیا۔ اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (سمجھو کہ) وہ نامراد ہو گیا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ نفس کی پیروی کر کے سرکشی اختیار کرنے کے نتیجہ میں رونما ہونے والی ہلاکت اور نفس کی مخالفت کر کے اس کا تزکیہ کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی فلاح سے کیا مراد ہے۔ اُس نے بتایا ہے کہ جو لوگ نفس کی پیروی کر کے سرکشی اختیار کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بناتے ہیں برخلاف اس کے جو لوگ مخالفتِ نفس کو اپنا شعار بنا کر اس کا تزکیہ کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ جنت کے مستحق قرار دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ اول الذکر لوگوں کی حالت بجائے خود دوزخ کی آئینہ دار ہوتی ہے جبکہ موخر الذکر لوگوں کی حالت ان کے دمِ نقد بہشت میں ہونے پر دلالت کر رہی ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝"

(النّٰزعٰت آیات ۳۸ تا ۴۲)

ترجمہ:- پس جس نے (پیروی نفس کے نتیجہ میں) سرکشی اختیار کی اور ورلی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی یقیناً جہنم (ہی) اس کا ٹھکانہ ہے اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور (اپنے) نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہوائے نفس کو روکنے اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کر کے اسی دنیا میں فلاح سے ہمکنار ہونے پر بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ دنیا (دین کی) خدمت گار ہو کر آ جائے تو آ جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے۔ جس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ صافی ہو خدا تعالیٰ اس کو کبھی ذلیل ہونے نہیں دیتا۔ ہماری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں

ہی انسان کا یہ کام نہیں کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کر سکے لیکن خدا تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے وہ اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی۔ پھر آپ کی توجہ اور محبت سے کہاں تک ترقی کر گئی۔ جس کا قدم خدا تعالیٰ کے منشاء کے برخلاف ہو اس پر کوئی خوش نہیں، نہ خدا تعالیٰ اور نہ اس کے ملائکہ۔ امر سہل ہے۔ قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنا فی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے۔"

(بدر۔ ۳؍اگست ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۴۰، ۱۴۱)

سالکو! راہ بر کے ساتھ چلو

جب دعا ہمسفر نہیں ہوتی — کوئی منزل بھی سَر نہیں ہوتی،
دل سے نکلی ہوئی خدا کے حضور — اِلتجا بے اثر نہیں ہوتی
ذکرِ مولیٰ میں جو گھڑی گزرے — وہ کبھی بے ثمر نہیں ہوتی
دل میں جب تک نہ درد ہوک اُٹھے — آنکھ اشکوں سے تر نہیں ہوتی
زندگی رُت بدلتی رہتی ہے — اور کبھی معتبر نہیں ہوتی
آج گر دھوپ ہے تو کل چھاؤں — ایک جیسی بسر نہیں ہوتی
موت کب اور کہاں مقدر ہے — یہ کسی کو خبر نہیں ہوتی

سالکو! راہبر کے ساتھ چلو
راہ یہ بے خطر نہیں ہوتی

رہنما کے بغیر راہِ سلوک — طے کبھی عمر بھر نہیں ہوتی
جس محبت میں ہو ہوس شامل — وہ کبھی با اثر نہیں ہوتی
جو سجائی نہ جائے کانٹوں سے — وہ مری رہگذر نہیں ہوتی

دکھ کی کوئی دوا، دعا کے بغیر
ہمنشیں کارگر نہیں ہوتی

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ حاضر اور فیضانِ نبوّت محمدیہ

— (تقریر مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء) —

(۳)

احبابِ کرام: آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیضان کا ایک اور اثر ہمیں اس شاندار علمِ کلام کی صورت میں بھی نظر آتا ہے جو اسلام کو ایک زندہ دین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ رسول ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔

اس علمِ کلام نے دنیا پر کیا اثرات مرتب کئے۔ اور کس طرح مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی فتح کا یقین اور اس کی اشاعت کے لئے ایک جذبہ اور ولولہ پیدا کر دیا۔ میں اس کی صرف دو شہادتیں پیش کرتا ہوں۔

برصغیر پاک و ہند کے نامور ادیب اور دانشور علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں:۔

"مرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کی مدافعت کی اور اس وقت کی جب کوئی بڑے سے بڑا عالمِ دین بھی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ انہوں نے سوتے ہوئے مسلمانوں کو جگایا۔ اٹھایا اور چلایا۔ یہاں تک کہ وہ چل پڑے۔ اور ایسا چل پڑے کہ آج افریقہ میں کا کوئی گوشہ نہیں جو ان کے قدم سے خالی ہو۔ اور جہاں وہ اسلام کی صحیح تعلیم پیش نہ کر رہے ہوں۔"

(رسالہ نگار اکتوبر ۱۹۶۱ء)

اسی طرح ملک کے مشہور فلسفی اور علومِ جدیدہ کے ماہر ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم صاحب نے لکھا:۔

"تحریکِ احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ مسلمان جو اٹھارویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک نئی لہر محسوس کرتے ہوئے اعلانِ عام کر رہے ہیں کہ یہ بیسویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کے لئے نشاۃِ ثانیہ اور بیداری کا آغاز ہے۔"

(رسالہ استقلال لاہور صفحہ ۱۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور نبوت محمدیہ سب زمانوں اور سب قوموں پر حاوی ہے اس لئے آپ کے فیوض کے اثرات بین الاقوامی سطح پر بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس زمانے میں دنیا ایک عالمگیر نظام کی خواہاں ہے۔ عالمی امن کی متلاشی ہے۔ عالمی اخوت چاہتی ہے۔ اور یہ بھی ایک الٰہی تدبیر ہے۔ کہ اسی عہد میں ایسے سامان پیدا ہوئے کہ رحمۃ للعالمین کے فیوض دنیا کے کناروں تک پھیلتے چلے جائیں۔ ابلاغِ عامہ اور رسل و رسائل کے ذرائع کے علاوہ ادارۂ اقوامِ متحدہ کا وجود بھی اس کی ایک علامت ہے انسانی حقوق کا جو عالمی منشور اس ادارے کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے۔ اور دنیا کی سب اقوام نے اس کی توثیق کی ہے۔ صرف اسی کو اگر دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی اسلامی تعلیمات ہی کا ایک شعوری یا غیر شعوری نتیجہ ہے۔ وحدتِ اقوام انسانی مساوات۔ امتیاز رنگ و نسل کا خاتمہ۔ غلامی کا انسداد۔ عورتوں کے حقوق۔ حریتِ فکر۔ تقریر اور تحریر اور عقیدے اور ضمیر کی آزادی۔ باہمی تعاون اور رواداری جیسے اصولوں کی پابندی کا عہد کیا جا رہا ہے۔ اور انہی خطوط پر آج کا انسان اپنے لئے ایک نئے نظام کی تعمیر کا خواہاں ہے۔ کیا یہ سب کچھ قرآنی تعلیمات کی صدائے بازگشت نہیں۔ اور کیا یہ وہی اقدار نہیں؛ جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل پیش فرمایا تھا۔ اور جن پر عمل کر کے دنیا نے امن اور سلامتی کا راستہ دیکھا تھا۔

اسی کامیاب تجربے نمونے اور مثال کو دیکھ کر دنیا ایک دفعہ پھر اسلام کی طرف آ رہی ہے مشہور مفکر جارج برنارڈشا نے وضاحت طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ

"آج اگر محمد اس دنیا میں
آ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ
ہمارے تمام مسائل بخیر و خوبی
حل ہو سکتے ہیں۔"

اخلاقی نقطۂ نظر سے بھی آہستہ آہستہ ذہنوں میں ایک تبدیلی آ رہی ہے۔ بڑے بڑے مغربی مفکرین خواہ جزوی طور پر ہی سہی مذہب اور بالخصوص اسلام کی افادیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ انہیں بجا طور پر یہ احساس ہے کہ ان کی تہذیب اب آخری سانس لے رہی ہے۔ اور اس خلا کو پر کرنے کے لئے بالآخر اسلام ہی ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

مشہور دانشور پروفیسر ٹوئن بی نے تو احمدیت کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ

"عجب نہیں کہ اسلام کی
وہ ارفع شکل جسے جماعت احمدیہ
دنیا کے سامنے پیش کر رہی
ہے مغربی تہذیب کی جگہ لیتے
اور مغرب میں ایک نئے تہذیبی
نظام کی بنیاد ڈالنے میں
کامیاب ہو جائے۔"

(سویلیزیشن اون ٹرائل صفحہ ۲۰)

اقتصادی انقلابات بھی دنیا نے بہت دیکھے۔ سرمایہ داری کا نظام آیا۔ پھر اسی کے ردِ عمل میں کمیونزم پیدا ہوا اور پھر چینی انقلاب ماؤازم بھی دنیا نے دیکھا۔ ان میں سے ہر انقلاب پہلے انقلاب کا ایک ردِ عمل اور درحقیقت اس کی ناکامی کی علامت بن کر ابھرا ہے۔ ماؤازم کا چرچا لوگ بہت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی روحانی قدروں کا فقدان اس بات کی غمازی کر رہا ہے۔ کہ یہ بیل بھی منڈھے نہیں چڑھے گی۔

سچی بات یہ ہے کہ انسانیت اپنے وضع کردہ نظاموں سے مطمئن نہیں ہو سکتی۔ انجامِ کار وہی نظام کامیاب ہو گا۔ جو فیضانِ نبوتِ محمدیہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے لئے مقدر کیا ہے۔ اسی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی معرکۃ الآراء تقریر "نظامِ نو" میں احبابِ جماعت کو وصیت کے نظام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور مستقبل کے لئے اس کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔

میرے بھائیو اور بزرگو! جس طرح مادی سورج کی تاثیرات تمام کائنات پر پڑتی ہیں۔ اور ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ اس سے کہیں بڑھ کر آفتابِ رسالت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔ آپ کی تاثیرات بھی بلاشبہ بے حد و بے حساب ہیں۔ ان کا ظہور پہلے بھی ہوتا رہا۔ اب بھی ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

عصرِ حاضر میں مسیح محمدی کی بعثت ان تاثیرات ہی کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ جس کے بعد انوارِ محمدیہ کے ظہور اور غلبۂ اسلام کی مہم کا ایک مستقل اور عالمگیر سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مسیح محمدی کے ذریعہ جو جماعت قائم ہوئی۔ اس کا ایک ایک فرد اپنے آئینہ دل کو صاف اور صیقل کر کے محمدی انوار کو اپنے اندر جذب کرنے میں مصروف ہے اور

وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ

کے مطابق اپنے اندر وہی رنگ پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اولیٰ کے وقت آپ کے صحابہؓ رنگین تھے۔

ناجی فرقہ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا تھا۔ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ وہ لوگ اسی طور طریق پر قائم ہوں گے۔ جس پر میں اور میرے صحابہؓ قائم ہیں۔ وَهِیَ الْجَمَاعَةُ وہ ایک جماعت ہوں گے گویا ان کا ایک امام ہو گا۔

عہدِ حاضر میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی ایسی جماعت یا کوئی ایسا گروہ نہیں جو ان دونوں معیاروں پر پورا اترتا ہو۔ اور فیضانِ محمدی سے حصہ پا رہا ہو۔ نہ صحابہؓ کی طرح دین کے لئے بے لوث قربانیاں اور جہاد اور نہ کسی مامور من اللہ اور امامِ برحق کی اطاعت کا عہد نہ باہمی اخوت و محبت اور نہ احساسِ وحدت و تنظیم۔ یہ خاص فضل بھی صرف اور صرف آج مسیح محمدی کی جماعت پر ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا ہے

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا وہ بابرکت نظام ہے۔ جو فیوضِ محمدیہ ہی کو دائمی طور پر جاری رکھنے کے لئے عالمِ وجود میں آیا ہے۔ آج دنیا میں یہ نظام کسی اور جگہ نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ ایمان کا دعوےٰ کرنے والوں اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں سے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ حتمی وعدہ تھا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةُ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کہہ کر اس کی پیشگوئی فرمائی تھی۔

خلافت کا یہ نظام گویا ہمارے اپنے

ایمان کا بھی ایک ثبوت ہے اور اسی کی برکت ہے کہ آج دین کو استحکام نصیب ہو رہا ہے۔ ہم اپنے خوفوں کو امن میں بدلتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ خدا کی حقیقی توحید پھر قائم ہو کر اس کی عبادت اور اس کی رضا کے حصول کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کا نام زمین کے کناروں تک پہنچتے چلے جا رہے ہیں۔ قبول اسلام کی ایک ہوا چل پڑی ہے۔ دل اس یقین سے بھر گئے ہیں۔ کہ اسلام کے عروج اور کمال کی خبریں بھی ضرور پوری ہوں گی اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔

حضرات! ہماری یہ صدی جو اب ختم ہو رہی ہے۔ یہ زلزلۃ الساعۃ کی صدی ہے۔ اور اگلی صدی کا ربع اول اسلامی فتوحات کا دور ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بارہا احباب جماعت کو بتا چکے ہیں کہ آئندہ پچیس تیس سال دین محمدؐ کی اشاعت اور غلبۂ اسلام کے لئے کس قدر اہم ہیں۔ اس عرصہ میں انشاء اللہ تعالےٰ انسانیت پر باران رحمت اور زیادہ زور کے ساتھ برسے گا۔ اور مردہ قومیں اور زیادہ سرعت کے ساتھ زندہ ہونا شروع ہو جائینگی۔ توحید تثلیث پر غالب آئے گی۔ اور دنیا کا گوشہ گوشہ لا الہ الا اللہ کی روح پرور صداؤں سے گونج اٹھے گا۔ اور یہ سارا انقلاب عظیم اسی نبی پاکؐ کی خاطر ہوگا۔ جس کے فیضان سے اس زمانے میں مسیح اور مہدی نے ظہور فرمایا۔ وہی مسیح اور مہدی جس نے ہمیں زندہ خدا کا چہرہ دکھایا۔ جس نے ہمیں فیضان مصطفےٰؐ کا عرفان عطا کیا۔ جس نے ہمیں قرآنی علوم کے ہتھیاروں سے لیس کیا۔ جس نے ہمیں صحابہ سے ملایا۔ جس نے ہمارے اندر خلافت کا ایک دائمی اور عالمگیر نظام قائم کر دیا۔ جس نے ہمارے دلوں میں یقین کی بجلیاں بھر دیں۔ جس نے ہمارے اندر قربانی کی روح پیدا کر دی۔ اور جس نے ہمارے سینوں میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی نہ بجھنے والی آگ ہمیشہ ہمیش کے لئے روشن کر دی۔ اور جس نے ہمیں بصیرت کے اس مقام پر کھڑا کر دیا۔ کہ زندہ نبی فقط ایک ہے یعنی

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی فرزند جلیل دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۷)

فرماتے ہیں۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵)

فرمایا:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں۔ اگر خدا کا کلام قرآن شریف مانع نہ ہوتا تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسم عنصری آسمان پر زندہ موجود ہے۔ ہم اس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں۔ اس کا دین زندہ ہے۔ اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اس سے اور اس کے دین سے اور اس کے محب سے محبت کرتا ہے اور یاد رہے کہ درحقیقت وہ زندہ ہے۔ اور آسمان پر سب سے اس کا مقام برتر ہے۔ لیکن یہ جسم عنصری جو فانی ہے۔ یہ نہیں ہے بلکہ ایک اور نورانی جسم کے ساتھ جو لازوال ہے۔ اپنے خدائے مقتدر کے پاس آسمان پر ہے

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵ حاشیہ)

پھر فرمایا:۔

"افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵ حاشیہ)

نیز فرمایا:۔

"سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی۔ کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا۔ اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کا حق ادا نہیں کر رہا۔

(مینیجر)

مرسلہ
مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل ربوہ

دعا اور اس کے آداب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"دعا بڑی عجیب چیز ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی رہیں کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے بہت سوں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہوئی ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ گئی کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اسے معلوم ہو جاوے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی پڑ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے ....

"دعا کرنے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلوّن اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ آخر آنے والا زمانہ آ جاتا ہے۔ دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آ کر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے ......

عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی دروازہ پر مانگنے کے لئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے جاتا ہے تو آخر اس کو بھی کچھ شرم آ ہی جاتی ہے تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب وہ دیکھتا ہے اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا.....

انسان اگر تقویٰ اختیار کرے، خدا تعالیٰ کا ہو جاوے تو دنیا میں اعلیٰ درجہ کی زندگی ہو۔ مگر شرط یہی ہے کہ صادق اور جواں مرد ہو کر دکھائے۔ دل متزلزل نہ ہو اور اس میں کوئی آمیزش ریاکاری اور شرک کی نہ ہو........

ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا........

اس لئے ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں کھڑے ہو تو چاہیئے کہ اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو.......

غرض ساری لذت اور راحت دکھ کے بعد آتی ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں یہ قاعدہ بتایا ہے۔ انّ مع العسر یسرا۔ اگر کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں تو وہ لذت راحت ہی نہیں رہتی۔"

(از ملفوظات۔ فرمودہ ۵ ر جنوری ۱۹۰۳ء)

چوہدری شوق محمد صاحب آف ڈیہر چک ۲۹ کی یاد میں

غلام رسول صاحب سگنیلر محکمہ نہر مقیم ہیڈ خانکی (گوجرانوالہ)

میرے والد مکرم چوہدری شوق محمد صاحب آف ڈیہر چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۷۵/۸۰ سال مورخہ ۶۹/۱/۲۳ کو اپنے گاؤں میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے احمدی ہونے پر تمام برادری اور خاندان میں مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ مگر آپ کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور ہماری والدہ محترمہ بھی سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئیں۔ بارہا برادری میں بیاہ شادی اور موت وفوت کے مواقع پر آپ کے احمدی ہونے کے باعث آپ پر اعتراض ہوئے لیکن آپ نے دنیوی طور پر تعاون کرنے کے علاوہ کبھی دین کے معاملہ میں مداہنت سے کام نہیں لیا۔ اور مردانہ وار مخالفت کا مقابلہ کرتے رہے۔ آپ کی تمام زندگی بحیثیت ایک زمیندار ہونے کے احمدیت کا ایک نمونہ تھی۔ کبھی کسی پر زیادتی اور ظلم نہیں کیا غرباء پر خاص طور پر رحم فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کسی کی حق تلفی نہیں کی۔ ہر ایک معاملہ میں ہمیشہ سچائی اور راست بازی اختیار کر رکھی تھی۔ کبھی کسی کو آپ کے اخلاق اور کردار پر شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ سے ساتھ نہایت اخلاص اور محبت تھی۔ بڑی بڑی مشکلات میں بھی خدا کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ صحت بھی آخر تک اچھی رہی۔ جلسہ سالانہ میں باقاعدہ شمولیت اختیار کرتے رہے۔ گاؤں میں مکرم چوہدری علم الدین صاحب (جو رشتہ میں مکرم والد صاحب مرحوم کے چچا تھے) نہایت مخلص احمدی تھے ان کے ساتھ مل کر خوب تبلیغ کیا کرتے اور برادری کے سب لوگوں کو پیغام حق پہنچایا کرتے۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ایک جماعت قائم ہو گئی۔ مکرم چوہدری علم الدین صاحب موصوف کی وفات کے بعد آپ کی بھی صحت کمزور ہو گئی۔ آخری حصہ عمر میں دمہ کا مرض لاحق ہو گیا۔ جس کا حملہ کبھی کبھی ہو جایا کرتا تھا۔ اور شدید تکلیف ہوتی تھی۔ مورخہ ۲۱ جنوری کو آپ اچانک بیمار ہوئے اور ۲۳ جنوری کو آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ۲۴ جنوری کو مقامی جماعت کے علاوہ جماعت احمدیہ سانگلہ ہل، مرڑ چک ۵۸، چک ۲۹۲ کے احباب کی ایک کثیر تعداد نے مکرم ماسٹر عبدالرحیم صاحب شاکر کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی اور مرحوم کی نعش کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب جماعت سے نہایت عجز اور انکسار کے ساتھ دعائے مغفرت کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے خاص قرب میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کے نقش قدم پر چلا کر دین و دنیا میں کامیاب اور خوشنما زندگی عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

الفضل میں اشتہار دینا آپ کے کاروبار کی ترقی کا بہترین ذریعہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

ماہ فروری (تبلیغ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

سالانہ مرکزی امتحانات

امسال سالانہ مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ کی تاریخ یکم جون ہے اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعانت الفضل

خاکسار نے حال ہی میں کراچی، حیدر آباد اور ملتان وغیرہ کا دورہ کیا ہے۔ خاکسار جہاں بھی گیا احباب نے نہایت خندہ پیشانی سے الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیا۔ احباب نے اپنے نام اخبار جاری کرانے کے علاوہ مستحقین کے نام روزانہ الفضل یا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے اعانت بھی کی۔ مندرجہ ذیل احباب نے اس کار خیر میں حصہ لیا:-

محترمہ بیگم صاحبہ تاثیر احمدی صاحب	کراچی	پچیس ۲۵ خطبہ نمبر کے لئے	۵۰۰-۰۰
مکرم ملک مبارک احمد صاحب	"	٦ "	۱۲۰-۰۰
" طاہر ہاشمی صاحب	"	ایک روزانہ اور ایک خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" سید عبد الباسط صاحب رضوی	"	دو خطبہ نمبر	۴۰-۰۰
" حبیب احمد صاحب بٹ	"	پانچ خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ حبیب احمد صاحب بٹ	"	ایک خطبہ نمبر اڑھائی سال کیلئے	۵۰-۰۰
" والدہ صاحبہ	"	ایک خطبہ نمبر	۲۰-۰۰
مکرم محترم شریف احمد صاحب بانی اپنے مرحوم والد حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے	"	پچاس خطبہ نمبر	۱۰۰۰-۰۰
الفرقان موٹر سٹور	"	۲۵ خطبہ نمبر	۵۰۰-۰۰
مکرم شریف احمد صاحب ڈرگ روڈ	"	دس خطبہ نمبر	۲۰۰-۰۰
ام عبد الرشید صاحب سماٹری	"	دو خطبہ نمبر	۴۰-۰۰
احمد اینڈ احمد لمیٹڈ	"	دس خطبہ نمبر	۲۰۰-۰۰
مکرم محمد اشرف صاحب کھوکھر	"	۵ خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" میاں منیر احمد صاحب کھوکھر	"	دو روزانہ دو خطبہ نمبر	۲۰۰-۰۰
" ملک جمیل احمد صاحب	"	ایک روزانہ	۸۰-۰۰
" ملک رشید احمد صاحب	"	ایک روزانہ	۸۰-۰۰
" مشتاق احمد اینڈ کمپنی لانڈھی بازار	"	دس عدد روزانہ	۸۰۰-۰۰
" میسرز باجوہ برادرز	"	دس خطبہ اور ایک روزانہ	۲۸۰-۰۰
" حمید احمد کرامت صاحب	"	خطبہ ایک عدد	۲۰-۰۰
" سید منور حسین صاحب	"	اڑھائی سال کیلئے ایک خطبہ نمبر	۵۰-۰۰
" سلیم احمد صاحب	"	ایک خطبہ نمبر	۲۰-۰۰
" حفیظ احمد صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" چوہدری ظفر احمد صاحب	"	اڑھائی سال کیلئے ایک خطبہ نمبر	۵۰-۰۰
" محمد خالد صاحب	"	دو روزانہ پرچے	۱۶۰-۰۰
" ملک خالق داد صاحب	"	ایک روزانہ اور ایک خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" خواجہ حمید احمد صاحب بٹ	"	ایک خطبہ نمبر	۲۰-۰۰
" چوہدری رشید احمد خان صاحب ہلال سٹور	"	۵ خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" ملک منیر احمد صاحب	"	۵ عدد خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" شیخ رحمت اللہ صاحب ایسٹرن سروس کمپنی	"	دو پرچے روزانہ	۱۶۰-۰۰
" اشتیاق احمد بھٹی صاحب	"	اڑھائی سال کیلئے خطبہ نمبر ابد	۵۰-۰۰
" چوہدری ناصر احمد صاحب	"	پانچ خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری انور احمد صاحب ناظر دیوان	"	خطبہ نمبر ایک عدد	۲۰-۰۰
" ملک عزیز احمد صاحب	"	نصف قیمت روزانہ پرچہ	۴۱-۰۰
" خواجہ رفیق احمد صاحب	"	۵ خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" مقصود احمد مجاہد صاحب	"	ایک خطبہ نمبر	۲۰-۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک سعید صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
مکرم سید تاثیر مجتبیٰ صاحب	"	اڑھائی سال کیلئے خطبہ نمبر	۵۰-۰۰
" تنویر مجتبیٰ صاحب	"	ایک سال کیلئے روزانہ پرچہ	۸۰-۰۰
" طاہر احمد صاحب	"	" "	۸۰-۰۰
" فتوح الحق صاحب	"	ایک خطبہ نمبر	۲۰-۰۰
" [illegible] صاحب	"	" "	۲۰-۰۰

مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب ماڈرن موٹرز	کراچی	۲۵ خطبہ نمبر	۵۰۰-۰۰
" نعیم احمد خان صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ	"	دو خطبہ نمبر	۴۰-۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ٹھیکیدار محمود احمد صاحب	"	۵ "	۱۰۰-۰۰
" بیگم کیپٹن عبد السمیع صاحب	"	خطبہ نمبر ٦ ماہ کیلئے	۱۰-۰۰
مکرم ایم۔اے خان صاحب ایسٹرن	گلشن اقبال "	۵ خطبہ نمبر	۱۰۰-۰۰
" بی۔ایل رحمٰن صاحب		دو "	۴۰-۰۰
" رانا عطاء اللہ صاحب	حیدر آباد	ایک "	۲۰-۰۰
" نعیم احمد صاحب سیفی صفدر مارکیٹ	لطیف آباد حیدر آباد	" "	۲۰-۰۰
" اطہر جتوئی صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" چوہدری منور احمد صاحب	لطیف آباد "	" "	۲۰-۰۰
" نعمت اللہ جتوئی صاحب	"	۵ "	۱۰۰-۰۰
" عطاء اللہ صاحب ٹنڈوالہ یار		۳ "	۶۰-۰۰
" رانا عنایت اللہ صاحب	حیدر آباد	۱ "	۲۰-۰۰
" کرنل بشیر احمد صاحب	"		۵۰-۰۰
" محکم الدین جتوئی صاحب	"	۱ "	۲۰-۰۰
" فضل احمد نثار صاحب		۱ "	۲۰-۰۰
" ڈاکٹر اے۔آر صدیقی صاحب	میرپور خاص	روزانہ ۳ ماہ کیلئے	۲۱-۰۰
" بابو سلیم اللہ صاحب	"	۳ خطبہ نمبر	۶۰-۰۰
" چوہدری عبد الکریم صاحب	"	روزانہ ایک عدد	۸۰-۰۰
" نور احمد صاحب	"	چار خطبہ نمبر	۸۰-۰۰
" عبد المنان صاحب	کنری پاک	ایک "	۲۰-۰۰
" مرزا محمد رفیع صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" ملک غلام احمد صاحب	"	پانچ "	۱۰۰-۰۰
جماعت احمدیہ حیدر آباد		دس "	۲۰۰-۰۰
" محب اللہ خان صاحب	کنری پاک	ایک "	۲۰-۰۰
" ہادی علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	"	" "	۲۰-۰۰
" شیخ محمد عبد اللہ صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" فضل احمد صاحب برائے اپنے داماجان مکرم ماسٹر خدا بخش صاحب	حیدر آباد	۵ "	۱۰۰-۰۰
" چوہدری عبد الغفور صاحب	جام شورو	۳ "	۶۰-۰۰
" محمد رشید صاحب	لطیف آباد حیدر آباد	ایک "	۲۰-۰۰
" رانا اسد اللہ خان صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" سلیم الدین عباسی صاحب	کراچی	پانچ "	۱۰۰-۰۰
" چوہدری عبد الرحیم صاحب	ملتان		۹۳-۰۰
" میسرز کوسموس حسین آگاہی	"	ایک خطبہ نمبر	۲۰-۰۰
" چوہدری عبد اللطیف صاحب قادیانی	"	تین "	۶۰-۰۰
" بشیر احمد صاحب دائیل	"	ایک "	۲۰-۰۰
" چوہدری منور احمد خان صاحب	"	۵ "	۱۰۰-۰۰
" میاں مبارک الدین صاحب	"	۵ "	۱۰۰-۰۰
" چوہدری منور احمد خان صاحب کاہلوں	"	ایک "	۲۰-۰۰
" نصیر احمد صاحب ہوٹل سندباد	"	" "	۲۰-۰۰
" سید سعادت علی صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" چوہدری عبد السمیع صاحب مظفر گڑھ حال	"	" "	۲۰-۰۰
" عبد الشکور صاحب ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان چھاؤنی	"	" "	۲۰-۰۰
" ڈاکٹر عبد القادر صاحب بھٹی	ملتان	" "	۲۰-۰۰
" میاں عبد الحفیظ صاحب	"	" "	۲۰-۰۰
" ناصر احمد صاحب لیکچرار	"	" "	۲۰-۰۰
" چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۵ "	۱۰۰-۰۰
" محمد صدیق صاحب صدیقی ایڈووکیٹ	"	ایک "	۲۰-۰۰
" عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ	"	۵ "	۱۰۰-۰۰
" ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	"	۳ "	۶۰-۰۰

مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امیر جماعت ملتان		تین	خطبہ نمبر	۶۰۔۰۰
″ ″ عمر الدین سدھو صاحب	″	دو	″	۴۰۔۰۰
″ ″ محمد شفیق صاحب	″	۵	″	۱۰۰۔۰۰
″ میاں محمد انور صاحب	″	۵	″	۱۰۰۔۰۰
″ چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب	″	ایک	″	۲۰۔۰۰
″ ″ انیس احمد صاحب	″	″	″	۲۰۔۰۰
محترمہ امۃ السبوح صاحبہ بنت چوہدری محمد اکرم احمد صاحب	″	″	″	۲۰۔۰۰
″ مریم بنت محترمہ امۃ القیوم صاحبہ	″	″	″	۲۰۔۰۰
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	″	۵	″	۱۰۰۔۰۰
″ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب اختر	″	ایک	″	۲۰۔۰۰
″ چوہدری محمد شریف صاحب	″	″	″	۲۰۔۰۰
″ ملک حمید احمد صاحب	″		(خطبہ نمبر)	۵۰۔۰۰
″ صوبیدار سمیع اللہ صاحب	″	ایک	خطبہ نمبر	۲۰۔۰۰
″ ملک محمود احمد صاحب	″	″	″	۲۰۔۰۰
″ چوہدری عبدالماجد صاحب	″	″	″	۲۰۔۰۰
″ عبدالرشید صاحب طاہر سندباد ہوٹل	″	″	″	۲۰۔۰۰
″ شیخ طارق احمد انور صاحب	کراچی	پانچ	″	۱۰۰۔۰۰

خاکسار
مینجر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچّوں کیلئے امامِ وقت کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اُٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے مُنّے سپاہی بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام اطفالِ احمدیت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک نمونہ پیش کریں گے۔

اسی طرح والدین بھی اپنے بچّوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں کسی سے پیچھے رہنے نہیں دیں گے۔

زعماء کرام براہِ کرم اس بارہ میں خاص کوشش فرمادیں کہ کوئی احمدی شیر خوار بچہ تک ایسا نہ رہے جو وقفِ جدید کا مجاہد نہ ہو۔

براہِ کرم اپنی کوششوں کے نتائج کا معیّن اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹوں میں تذکرہ فرمایا کریں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

مائیکروبس برائے فروخت

مائیکروبس (فوکس ویگن) ۱۹۶۸ء ماڈل اچھی حالت میں قابلِ فروخت موجود ہے۔

خواہش مند دوست فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

(معرفت مینجر صاحب الفضل ربوہ)

تلاوتِ قرآن مجید کا مقصد

قرآن مجید کی تلاوت میں یہ امر مدنظر ہونا چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو جو احکام صادر فرمائے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔

قرآن پاک میں دیگر اوامر و نواہی کے علاوہ اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتاء الزکوٰۃ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت جب بھی نماز قائم کرنے کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو ہر دوست کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ان پر زکوٰۃ تو واجب نہیں؟ اگر واجب ہو تو تعمیلِ ارشادِ خداوندی میں اپنی واجب الادا زکوٰۃ فوراً ارسالِ مرکز کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

خاکسار عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ وہ صاحبِ حیثیت احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی فرضیت و اہمیت واضح کرکے وصولیٔ زکوٰۃ کا خاص اہتمام فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

گمشدہ سامان کے مالکان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل اشیاء جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۰ء کے موقع پر گم ہوئیں اور جلسہ سالانہ کے بعد دفتر ہذا میں پہنچ گئیں۔ مالکان اپنی گمشدہ اشیاء کا مطالبہ کرتے وقت اپنی چیز کی شناخت بھی تحریر فرمائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

۱۔ ایک مکمل بستر مع بستر بند
۲۔ جوتے زنانہ بچگانہ ۹ جوڑے
۳۔ ″ ″ ″ ایک ایک ۱۸
۴۔ ایک عدد ٹفن
۵۔ جگ
۶۔ کرمنڈلی
۷۔ دیگچی بغیر ڈھکن
۸۔ دو ڈبے دھات
۹۔ ڈھکن ٹفن دو عدد
۱۰۔ بوتل پلاسٹک
۱۱۔ فیڈر
۱۲۔ پرس ۵ عدد
۱۳۔ ایک عدد خول عینک
۱۴۔ کی رنگ
۱۵۔ چادریں مختلف
۱۶۔ ٹوکری پلاسٹک
۱۷۔ گرم اونی سیٹ بچگانہ
۱۸۔ دوپٹے ۱۰ عدد مختلف رنگ
۱۹۔ گرم اونی ٹوپی و سوتی ۸ عدد
۲۰۔ عینک دو عدد
۲۱۔ پتلون ایک عدد
۲۲۔ کھیس سوتی ایک عدد
۲۳۔ غلاف تکیہ ۲ عدد
۲۴۔ میز پوش ۳ عدد
۲۵۔ دستر خوان ۲ عدد
۲۶۔ رومال ۱۲ عدد
۲۷۔ نقاب برقعہ ۲ عدد
۲۸۔ بچگانہ شلوار قمیص فلیٹ
۲۹۔ شلوار دو عدد
۳۰۔ سکارف ایک عدد
۳۱۔ پاجامے و نکر ۵ عدد
۳۲۔ ″ گرم دو عدد
۳۳۔ مفلر ۷ عدد
۳۴۔ جراب ۱۲ عدد
۳۵۔ بنیان ایک عدد
۳۶۔ بچگانہ سویٹر ۴ عدد
۳۷۔ تولیہ ایک عدد
۳۸۔ پگڑی کا ٹکڑا ایک عدد
۳۹۔ دستانہ ایک عدد
۴۰۔ شلوار قمیص فلیٹ
۴۱۔ پلیٹ لوہا چینی
۴۲۔ چابیاں ۳ گچھے
۴۳۔ کپڑا فلیٹ برقعہ
۴۴۔ کپڑا ایک ٹکڑا فلیٹ
۴۵۔ ″ ″ ″ ″
۴۶۔ ″ ″ ″ ″
۴۷۔ ″ ″ ″ ″

درخواست دعا خاکسار کے خالہ زاد بھائی عبدالرؤف ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب ننگلی محلہ دارالصدر غربی ربوہ کو ۱۳ر فروری مکان کی چھت پر سے گرنے کی وجہ سے سر اور پیٹ پر چوٹیں آئی تھیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں مگر اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے والد ماجد

محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب معلم اصلاح وارشاد وفات پاگئے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے والد ماجد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب معلم اصلاح وارشاد ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء کو ساڑھے گیارہ بجے شب بعمر ... سال وفات پاکر محبوب حقیقی سے جاملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد ۱۸ فروری ۱۹۷۹ء کی صبح کو بعد نماز فجر مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

محترم حافظ صاحب مرحوم بہت دعاگو، تہجد گزار اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ دسمبر ۱۹۳۳ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے دین کی خاطر بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں۔ قریباً بیس سال تک معلم اصلاح وارشاد کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اپنی آخری بیماری کے دوران بھی چک ۳۳ جنوبی سرگودہا میں دینی خدمات بجالاتے رہے۔ بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد جیسے ممتاز خادمِ دین بھی شامل ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریۂ احباب

میری اہلیہ جو محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ ملتان کی بیٹی ہیں گذشتہ سال جون میں شدید بیمار ہوگئیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کا مرض تو انہیں عرصہ دس سال سے لاحق تھا اب پشتِ گردن پر دو پھوڑے کاربنکل کی صورت میں نکل آئے۔ پیشاب میں البیومن اور پیپ بھی آرہی تھی۔ نشتر ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ اب ہمارے پاس دعا کے سوا کوئی چارہ نہ تھا چنانچہ میں نے اپنے شفیق آقا ایدہ اللہ تعالیٰ جو لندن میں تشریف فرما تھے کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی اور ساتھ ہی بزرگانِ سلسلہ اور دوستوں کی خدمت میں بھی دعا کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں انہیں صحت عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے لندن سے ازراہِ شفقت کاربنکل کے لئے دو ٹیوبیں مرہم کی اس غلام کو مرحمت فرمائیں جنہوں نے معجزانہ اثر دکھایا اور چند دنوں میں دونوں کاربنکل صاف ہوگئے، الحمد للہ ثم الحمد للہ

میں حضور ایدہ اللہ کا اور جملہ احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعائیں فرمائیں اور دریافتِ حال فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور اجرِ عظیم بخشے۔ احباب آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار عبدالشکور
ریڈیو الیکٹرک سنٹر۔ ملتان چھاؤنی

بجلی بند

اگر بجلی بار بار بند ہو اور ناقص اور مہنگے بلب و وولٹیج کے اتار چڑھاؤ سے بار بار فیوز ہو جاتے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر یا فون کرکے گیس سے جلنے والے ہمارے روحی لیمپ منگوائیے جو خوبصورت اور پائیدار ہونے کے ساتھ ساتھ کم خرچ بروشن جبیں بھی ہیں۔

اے آر۔ ڈی کارپوریشن
۴۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون عطا درو
۵۵۸۷۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں

عہدیداران اور احباب کی خاص اور ذاتی توجہ کے لئے ایک دفعہ پھر یاددہانی کے لئے درخواست ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں۔ وصولی کے لئے آپ دن رات تگ و دو کر رہے ہوں گے۔ ہر ایک وعدہ کنندہ سے اس کے کل وعدہ کا $\frac{5}{15}$ حصہ انشاء اللہ وصول ہوجائے گا۔ آپ نے پہلے بھی تعاون فرمایا ہے اور اب بھی مجھے یقین ہے اس میں کوئی کمی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

خیل للرحمٰن کلب مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ (امان) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار چھٹا گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد ہورہا ہے جس میں نیزہ بازی، دوڑ، کراس کنٹری ریس، مختلف چالوں اور نمائش کے مقابلے ہوں گے۔ پنجاب کے مختلف علاقوں کے گھوڑے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کریں گے۔ احمدی گھوڑ سواروں اور شائقین حضرات سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری اشاعت گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی
سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)
فیصل آباد

فون نمبر:

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں
گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیرِ قانونی محمود احمد قمر ایڈووکیٹ